قرآن و حدیث کی روشنی میں



مفتی جلال الدین احمد امجدی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

مفت سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۶

قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

بدمذہبوں سے رشتے

تصنیف

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی
بانی مدرسہ امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج ضلع بستی (یوپی)

ناشر: جمعیت اشاعتِ اہلسنت
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

پیشِ لفظ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا   کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کا سرمایہ حیات اور متاعِ کارواں ہے۔ مگر افسوس جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے یہ سرمایہ مسلمان سے چھینا جا رہا ہے اور اب تو وہ دور آگیا کہ عوام تو عوام جو خواص کہلاتے یا کہلواتے ہیں وہ بھی (نادانی ہی میں سہی) بدمذہبوں اور بددینوں سے اتحاد و اشتراک اور رشتے ناطے قائم کر کے اہلسنت وجماعت کو اور خصوصاً ان کی آئندہ نسلوں کو ایسے ذہنی انتشار اور قلبی اضطراب میں مبتلا کر رہے ہیں کہ اگر بروقت ان کا ازالہ نہ کیا گیا اور اہلسنت وجماعت کو اس کے نقصانات سے آگاہ نہ کیا گیا تو اس کا زورِ طوفان عوام و خواص سب کو اپنے ساتھ بہا کے لے جائے گا۔

حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی صاحب مدظلہ العالی نے اسی درد کو محسوس کرتے ہوئے رسالہ "بدمذہبوں سے رشتے" تحریر فرما کر اپنے فرضِ منصبی کو ادا فرمادیا ہے جسے جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے مفت سلسلۂ اشاعت کی سولہویں (١٦) کڑی کے طور پر شائع کر رہی ہے۔

دعا ہے رب مصطفےٰ (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مفتی امجدی صاحب کا یہ پیغام عام سے عام تر فرمائے اور اہلسنت وجماعت کو اس کتاب کے مطالعے کے ذریعے اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی بقا کی سعی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاک پائے علماء اہلسنت
محمد عرفان قادری عفی عنہ
ناظمِ اعلیٰ جمعیت اشاعتِ اہلسنت

فہرستِ مضامین

انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو اللہ و رسول جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام و بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچی محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں بدمذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

جلال الدین احمد امجدی

نگاہِ اوّلیں

آج کل بہت سے گمراہ و بدمذہب اہلسنت وجماعت سے میل جول کرکے ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کو آسانی کے ساتھ اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں۔ اور عوام اہلسنت اپنی بیوقوفی سے ان کے یہاں رشتہ کرلیتے ہیں۔ اور اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں وہ گمراہ و بدمذہب ہو کر اللہ و رسول اور صحابہ و بزرگان دین کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہو جاتے ہیں۔

لہذا گمراہوں، بدمذہبوں اور مرتدوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کے بارے میں قرآن و حدیث کا حکم اہلسنت وجماعت کو بتانے کی غرض سے یہ رسالہ لکھ دیا تاکہ وہ ان سے دور رہیں اور ان کے یہاں رشتہ کرکے اپنے ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل اہلسنت وجماعت کے لئے اس رسالہ کو مشعل راہ بنائے اور ان کو انبیائے کرام، صحابۂ عظام اور بزرگان دین کے دشمنوں سے ہر طرح دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

انسان کی دو قسمیں ہیں۔ مسلمان اور کافر۔ پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ کافر اصلی اور کافر مرتد۔ کافر اصلی وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمۂ اسلام کو نہ مانتا ہو۔ جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ۔

اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرتد مجاہر اور مرتد منافق ــــ مرتد مجاہر وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا پھر کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا انکار کرکے دہریہ، مشرک، مجوسی یا کتابی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا۔

اور مرتد منافق وہ کافر ہے جو کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر خداوند قدوس، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا دیگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے ــــ کافروں میں سب سے برا یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اور مسلمان کی بھی دو قسمیں۔ صحیح مسلمان اور گمراہ ــــ صحیح مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہلسنت کو بھی مانتا ہو۔ اور گمراہ مسلمان وہ بدمذہب ہے جو ضروریات اہلسنت میں سے کسی

بات کا انکار کرتا ہو مگر اس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔

بدمذہب اور احادیث کریمہ

وہ مسلمان جو بدمذہب ہیں ان کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم جاننے کے لئے مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھیں۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا رَاَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوْا فِيْ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ۔	جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ خدائے تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے (ابن عساکر)

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔	خدائے تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض۔ بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَھْلُ الْبِدْعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ۔	بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔ (دار قطنی)

(۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔	جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی (مشکوۃ شریف)

بدمذہب کی تعظیم سے اسلام کے ڈھانے پر مدد کیسے ہو جائے گی؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در توقیر وے استخفاف واستہانت سنت ست وایں مُشد بو یراں کردن بنائے اسلام۔	بدمذہب کی عزت کرنے میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص۱۴۰)

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ	بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو

وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔ (مسلم شریف)	انھیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف کو ابو داؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور عقیل و ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خلاصۂ احادیث

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں میں بدمذہب سب سے زیادہ بُرے ہیں ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا جائز نہیں کہ خدائے تعالیٰ ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کی کوئی عبادت نہیں قبول فرماتا ہے چاہے فرض ہو یا نفل۔ وہ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ان کی عزت کرنا مذہب اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنا ہے۔

ان کا ہر طرح سے اسلامی بائیکاٹ کیا جائے گا یعنی ان سے کسی قسم کا مذہبی تعلق رکھنا جائز نہیں۔ ان سے سلام کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز نہیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ تمام حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے کہ جو بدمذہب تو ہیں مگر ان کی بدمذہبی حد کفر کو نہیں

پہنچی ہے ـــــ رہے وہ لوگ جو کہ مرتد ہیں تو ان کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا حکم بہت سخت ہے۔

مرتد کا حکم

وہ مرتد کہ جو کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا انکار کر دیا اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ حاکم اسلام اسے تین دن قید میں رکھے پھر اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ اسے قتل کر دے (درمختار مع شامی جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)

اور وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اور ہماری طرح نماز و روزہ بھی کرتے ہیں مگر اللہ کے محبوب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا کسی دوسرے نبی کی توہین کر کے مرتد ہو گئے تو وہ چاہے سنی بریلوی کہے جاتے ہوں یا وہابی دیوبندی بادشاہ اسلام ان کی توبہ نہیں قبول کرے گا یعنی انھیں قتل کر دے گا۔ فقیہ اعظم ہند مرشدی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

> مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا (بہار شریعت ج ۹ صفحہ ۱۲۰)

لیکن نبی کے گستاخ کو قتل کرنا چونکہ بادشاہ اسلام کا کام ہے اور یہ

ہمارے یہاں ممکن نہیں۔ تو اب موجودہ صورت میں مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں انھیں دفن ہونے دیں۔

خُلق عظیم

اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدمذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا، ان سے دور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا بداخلاقی نہیں ہے بلکہ خلق عظیم سے ہے کہ خداوند قدوس اور اس کے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ بدمذہبوں اور مرتدوں سے دور رہو۔ ان کے یہاں رشتہ ناطہ کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارہ نہ کرو۔

ارشاد خداوندی ہے

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔	اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو (پ ۷ ع ۱۴)

اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں

فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔

(جہنم کی) آگ چھوئے گی (پ ۱۲ ع ۱۰)

اور بدمذہبوں کے بارے میں نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پانچ حدیثیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام پر مسلم شریف کی ایک حدیث اور پڑھیں۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ

ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

حق سبحانہ وتعالیٰ حبیب خود را علیہ الصلاۃ والتحیۃ می فرماید وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست در غلظت بر ایشاں امر فرمود۔ معلوم شد کہ غلظت با ایشاں داخل خلق عظیم ست۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ کفر والوں پر سختی کرو۔ تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں ان کو سختی کرنے کے حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔

در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت ——— دوستی و الفت با دشمنان خدا منجر بدشمنی

خدا کے دشمنوں کو کتے کی طرح دور رکھا جائے۔ ان کے ساتھ دوستی و محبت اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی

خدائے عزوجل و دشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام می شود۔ شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام است و تصدیق وایمان باللہ ورسول دارد۔ اما نمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ دولت اسلام او را یک و صاف می برد نعوذ باللہ (مکتوب ۱۶۳)

تک پہنچادیتی ہے (کلمہ ونماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے (اس لئے ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اسطرح کی بیہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو برباد کردیتی ہیں۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں۔

> امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا۔ اپنے ساتھ کاشانۂ اقدس خلافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا منگایا۔ جب وہ کھانا کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی۔ فوراً حکم ہوا کھانا اٹھالیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوادیا۔ (الملفوظ ج ۱ ص ۹۶)

بدمذہبوں اور مرتدوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے پر کفر کا قوی اندیشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۳۱۱ میں ہے۔

> امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں

کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی۔ اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔

جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جو لوگ اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں، ان کی تنقیص شان کرتے ہیں اور انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

اور جب ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا دشوار ہے تو جو لوگ کہ ان کے یہاں رشتہ داری کر کے دوستی و محبت کا قلعہ قائم کرتے ہیں ان کو کلمہ نصیب ہونا اور زیادہ دشوار ہے۔ خدائے عزوجل ایسے لوگوں کو ایمان کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

غلط فہمی

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور اس کا نام مسلمانوں کی طرح ہے تو وہ چاہے جیسا عقیدہ رکھے اور اللہ و رسول کی شان میں جو چاہے بکے سچا پکا مسلمان ہی رہے گا بدمذہب و گمراہ اور کافر و مرتد نہیں ہوگا۔ تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

ابن جریر، طبرانی، ابوالشیخ اور ابن مردویہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے۔ حضور نے ان سے مطالبہ فرمایا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا۔ اور بے شک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آنے کے بعد کافر ہوگئے (پ ۱۰ ع ۱۶)

دیکھیے! اللہ تعالیٰ نے کھلم کھلا فرمایا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔ یعنی وہ لوگ مسلمان تھے، کلمہ پڑھنے والے تھے اور نماز و روزہ کرنے والے تھے مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے کے سبب کافر ہوگئے مسلمان نہیں رہ گئے۔

اور ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی گم شدہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا ان کو غیب کی کیا خبر؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے کہا ہم تو ایسے

ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ. قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ. لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ.

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کے بعد تم کافر ہو گئے۔

(پ۱۰ ع ۱۴)

اس آیت کریمہ میں بھی واضح طور پر فرمایا گیا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ یعنی کفر کا کلمہ زبان سے نکالنے کے سبب مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

لہٰذا یہ سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے کہ مسلمان اللہ و رسول کی توہین کرے تو بھی وہ مسلمان ہی رہے گا کافر نہیں ہوگا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے پر کچھ لوگوں نے کہا ہم کلمہ و نماز پڑھیں گے اور سب کچھ کریں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا اعتقاد جو ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کر دیا تو کلمہ و نماز پڑھنا انھیں کچھ کام نہ آیا اور وہ مرتد ہو گئے جیسا کہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا۔

اصحاب مسیلمہ و مانعی الزکوٰۃ براہ ارتداد رفتند۔

مسیلمہ کے ساتھی اور مانعین زکوٰۃ مرتد ہوئے (اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۹)

اور اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتقاد اہم

ضروریات دین میں سے ہے۔ لہٰذا جو لوگ حضور کی توہین و بے ادبی کر کے ان کی عظمت کا انکار رہے ہیں وہ بدرجۂ اولیٰ مرتد ہیں۔ کلمہ اور نماز انھیں مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو۔ حضور نے فرمایا تیری جسارت پر افسوس۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار دوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

اسے چھوڑ دو۔ اس کے بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا (ان ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۱ صفحہ ۵۰۹)

اور حضرت ابو سعید خدری و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اِخْتِلَافٌ وَّفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُّحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

عنقریب میری امت میں اختلاف و افتراق واقع ہوگا۔ ایک گروہ نکلے گا جو اچھی باتیں کرے گا لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰۸)

ان احادیث کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے سامنے مسلمان اپنی نماز اور روزوں کو حقیر سمجھیں گے۔ وہ لوگ قرآن بھی پڑھیں گے مگر اس کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ ضروریات اہلسنت یا ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کریں گے تو نماز و روزہ اور قرآن کا پڑھنا انھیں بدمذہب اور مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

مرتدوں سے رشتے

اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے کرام و

بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد اہلسنت و جماعت کے کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے اس لئے کہ اس طرح وہ اپنے رشتہ دار کو بددین بنانے میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہوجاتا ہے۔ اور نام نہاد سنی اللہ و رسول اور بزرگان دین کی محبت کا جھوٹا دعویدار ان کے دشمنوں کے یہاں رشتہ کرلیتا ہے۔ حالانکہ ان کے ساتھ شادی کرنا زناکاری کا دروازہ کھولنا ہے اس لئے کہ مرتد کے ساتھ نکاح جائز ہی نہیں ہوتا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶۳ میں ہے

لَا يَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَّلَا مُسْلِمَةً وَّلَا كَافِرَةً اَصْلِيَّةً۔ وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الْمُرْتَدَّةِ مَعَ اَحَدٍ كَذَا فِي الْمَبْسُوْطِ۔

مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں۔ ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح امام محمد علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مبسوط میں ہے۔

حیرت ہے کہ سنی اپنے باپ دادا کے دشمنوں سے رشتہ نہیں کرتا مگر اللہ و رسول اور بزرگان دین کے دشمنوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں محسوس کرتا۔ اور جب ان کے یہاں رشتہ کرنے سے منع کیا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ان کے یہاں شادی کرنے سے روکا جائے۔

ایسے لوگ جب اور ترقی کریں گے تو ہندوؤں کے یہاں رشتہ کرنے سے بھی ان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا جیسا کہ آج کل بعض نام نہاد ترقی یافتہ

مسلمان غیر مسلموں کے یہاں شادی کرنے لگے ہیں۔

اور پھر ایسے لوگ جب اور بھی زیادہ ترقی کر جائیں گے تو اپنی بہن بیٹی کو بھی بیوی بنا کر رکھ لینے میں ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اور جب منع کیا جائے گا تو یہی کہیں گے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جیسا کہ بعض ترقی یافتہ ممالک کے لوگ بہن اور بیٹی کو بیوی بنا کر رکھنے لگے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ

بعض جاہل گنوار کہتے ہیں کہ لڑکی لانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کو لڑکی دینا غلط ہے۔ حالانکہ لڑکی ہو یا لڑکا کسی کا رشتہ ان سے کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ابھی گذرا۔

اور پھر لڑکی دینے میں تو صرف ایک فرد کو مرتد کے حوالہ کرنا ہے۔ اور مرتد کی لڑکی لانے میں اپنے لڑکے اور اس کی اولاد کو ارتداد کے راستے پر کھڑا کرنا ہے اس لئے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جس سنی لڑکے کی بیوی مرتد کے یہاں سے لائی گئی کچھ دنوں کے بعد وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور اس کی اولاد نانی نانا کا اثر قبول کر لیتی ہے۔ مرتد کا مرداری ذبیحہ کھاتی ہے، انہیں کا طور و طریقہ اختیار کرتی ہے یہاں تک کہ کچھ دنوں بعد وہ وقت آجاتا ہے کہ پورا گھر بیدین ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرتد کی لڑکی لانا ان کو لڑکی دینے سے زیادہ خطرناک ہے کہ اس طرح سنیت کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

شیطانی فریب

جب کوئی نام نہاد سنی کسی مرتد کے یہاں رشتہ کرنا چاہتا ہے تو دنیادار مولوی شیطانی فریب سے کام لیتا ہے یعنی توبہ کرا کے نکاح پڑھا دیتا ہے اور پیسے لے کر اپنا راستہ پکڑتا ہے اور توبہ کرنے والا مرتد بدستور سابق اپنے پرانے طریقے پر رہتا ہے۔

اسی لئے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ توبہ کے بعد فوراً اس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا بلکہ کچھ دنوں اسے دیکھا جائے گا کہ اپنے توبہ پر وہ قائم ہے یا نہیں۔ جیسے کوئی فاسق معلن توبہ کرے تو فوراً اسے امام نہیں بنا دیا جائے گا۔ فتاویٰ رضویہ جلد سوم صہ ۲۱۳ میں ہے کہ فتاویٰ قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے

اَلْفَاسِقُ اِذَا تَابَ لَا یُقْبَلُ شَہَادَتُہٗ مَالَمْ یَمْضِ عَلَیْہِ زَمَانٌ یَظْہَرُ عَلَیْہِ اَثَرُ التَّوْبَۃِ۔

فاسق توبہ کرے تب بھی اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی جب تک کہ اتنا وقت نہ گذر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

امیر المؤمنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صُبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات
بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں،
اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں، بیمار پڑے تو اس کی
عیادت کو نہ جائیں اور مر جائے تو اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہوں
بر تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی
بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق (تتر بتر) ہو جاتے۔ جب ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال
اچھا ہو گیا اس وقت اجازت فرمائی عہ

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم صـــ۲۱۲ـــ)

دیکھیے! صُبیغ صرف آیاتِ متشابہات یعنی الٓمٓ و حٰمٓ اور
وَجْہُ اللّٰہِ وَ یَدُ اللّٰہِ کے مثل میں بحث کیا کرتا تھا وہ مرتد نہیں تھا
بلکہ اس پر صرف بدمذہبی کا اندیشہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت عمر
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کے بعد بھی اس کا سخت بائیکاٹ
کیا جب تک کہ اطمینان نہیں ہو گیا۔

لہٰذا مرتد اور بدمذہب کو توبہ کرانے کے بعد بدرجۂ اولیٰ کئی برس
تک دیکھا جائے گا۔ جب اس کی بات چیت اور طور و طریقے سے خوب
اطمینان ہو جائے کہ وہ اہلسنت و جماعت کا آدمی ہو گیا تب اس کے

عہ اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کے ثبوت میں پانچ حدیثوں کو نقل فرمایا ہے۔

ساتھ نکاح کیا جائے گا ورنہ نہیں —— لہٰذا جو شخص مرتد یا مرتدہ
کو توبہ کرانے کے بعد فوراً ان کے ساتھ اپنے لڑکا لڑکی کا عقد کرے
اور جو مولوی ایسا نکاح پڑھے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان دونوں کا مذہبی
بائیکاٹ کریں اور ایسے دنیادار مولوی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

بدمذہب اور مرتد کون؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ
مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا
اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ
فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ
لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ
(مسلم۔ مشکوٰۃ صـــ۲۸ـــ)

آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے والے
اور جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ وہ
تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے
جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہو گا نہ تمہارے
باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے
بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو
تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور نہ فتنہ
میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس
حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں

یعنی جماعہ باشند کہ خود را

یعنی بہت لوگ ہوں گے جو مکاری

بمکر و تلبیس درصورت علما و مشائخ و صلحا از اہل نصیحت و صلاح نمایند تا ورغہائے خود را تروتیج دہند و مردم را بمذہب باطلہ و آرائے فاسدہ بخوانند۔

وفریب سے علماء، مشائخ اور صلحا بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور مصلح ظاہر کریں گے تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائیں اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف بلائیں۔

(اشعۃ اللمعات جلد ا ص۳۳)

اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جن دجالوں اور کذابوں کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا ہے یہی لوگ بدمذہب اور مرتد ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

چکڑالوی

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف ایلچی ہیں اور بس۔ کھلم کھلا ساری حدیثوں کا انکار کرتا ہے یعنی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کو نہیں تسلیم کرتا ـــــ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ ان کو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو (پ ۵ ع ۵)

قادیانی

یہ لوگ مرزا غلام احمد کو مہدی، نبی اور رسول مانتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتے ہیں ـــــ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا۔ خداوند قدوس نے ان سے یہ فرمایا تھا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔

محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

(پ ۲۲ ع ۲)

اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے انھیں بتایا تھا

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

میں خاتم الانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۶۵)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ آپ نے باب نبوت پر مہر لگا دی۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔

رافضی

یہ گروہ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے یہ لوگ افضل البشر بعد الانبیا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور بہت سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کو کھلم کھلا گالیاں دیتے ہیں ـــــ یہ وہ

باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ان کو قرآن کریم نے یہ بتایا تھا۔

وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی (پ ۲۷ ع ۱۷)	خدائے تعالیٰ نے سارے صحابہ سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے یعنی جنت کا۔

اور قرآن کریم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا۔ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (پ ۱۱ ع ۱)	اللہ تعالیٰ صحابۂ کرام سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ۔	میرے صحابہ کی عزت کرو اس لئے کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۴)	میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا۔

اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یہ حکم فرمایا تھا

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔	میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۳)

رافضی صحابۂ کرام کو گالیاں دینے کے علاوہ اور بھی بہت سے کفری عقیدے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں کے بعض فرقے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تفصیل کے لئے تحفۂ اثنا عشریہ دیکھیں۔

خارجی اس گروہ کو یزیدی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں، نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں اور ان کی شان میں طرح طرح کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں ——— اور یزید پلید جس نے کعبۂ معظم اور روضۂ منورہ کی سخت بے حرمتی کی، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے جن کی لید اور پیشاب منبر اقدس پر پڑے، ہزاروں صحابہ اور تابعین کو بے گناہ شہید کیا۔ مدینۂ طیبہ کی پاکدامن پارسا عورتوں کو تین روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کیا اور جگر پارۂ رسول فرزند بتول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر میدان کربلا میں پیاسا ذبح کیا اور پھر بعد شہادت ان کے تن نازنیں پر گھوڑے دوڑائے گئے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں چکنا چور ہو گئیں (دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۰۷) مگر جس نے یہ سب کچھ کیا

لیسے یزید خبیث کو یہ خارجی جنتی قرار دیتے ہیں اور اسے امیر المومنین و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (۱)

وہابی دیوبندی

اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ

> اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (۲)
>
> (حفظ الایمان ص۸)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیا نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ

(۱) یزید پلید کے جنتی ہونے کے بارے میں خارجی یزیدی جو بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے ہیں اس کا تحقیقی جواب ہماری کتاب خطبات محرم ص۲۲۵ پر دیکھیں۔ الامجدی

(۲) نئے ایڈیشن میں یہ عبارت کچھ بدل دی گئی ہے لیکن سارے وہابی دیوبندی اسی پرانی عبارت کو صحیح مانتے ہیں لہٰذا صرف عبارت بدلنے سے ان کا کفر نہیں اٹھ جائے گا

مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ

> عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
>
> (تحذیر الناس ص۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔ اور آگے پھر یوں لکھا کہ

> اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔
>
> (تحذیر الناس ص۲۸)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان و ملک الموت کے لئے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن سرور کائنات

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے لکھا کہ

> شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔
>
> (براہین قاطعہ ص۵۱)

اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے جیسا کہ تقویۃ الایمان ص۶۹ پر لکھا ہے۔

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں۔ اس لیے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہندوستان، پاکستان، برما اور بنگلہ دیش کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لئے فتاوی حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کا مطالعہ کریں۔

وہابی غیر مقلد

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا ہے۔ جو وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کے تمام کفریات میں شریک ہے اور یہ لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام شافعی وغیرہ ائمۂ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔

اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ

عبد القادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری اور حضرت مخدوم جہانگی وغیرہ سارے بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گمراہ و بدمذہب تھے اس لئے کہ یہ سب کے سب مقلد تھے اور کسی امام کی تقلید ان کے نزدیک گمراہی و بدمذہبی ہے۔

تبلیغی جماعت

اس گروہ کے بھی سارے عقیدے وہی ہیں جو وہابیوں دیوبندیوں کے ہیں۔ مگر یہ لوگ اہلسنت و جماعت کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے ازراہ فریب صرف کلمہ و نماز کا نام لیتے ہیں۔ اور جب کوئی سنی دھوکے سے ان کی جماعت میں شامل ہو کر ان کے ظاہری اعمال سے متاثر ہو جاتا ہے تو پھر یہ لوگ آسانی کے ساتھ اسے پکا وہابی دیوبندی بنا کر اللہ و رسول کی بارگاہ کا گستاخ بنا لیتے ہیں۔

مودودی جماعت

یہ گروہ اپنے آپ کو جماعت اسلامی کہلاتا ہے۔ یہ بھی وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے یعنی بنیادی طور پر دونوں ایک ہیں۔ اس کے علاوہ اس جماعت کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی نے تمام انبیائے کرام خصوصاً

حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ
علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام
یہاں تک کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے۔

اور تمام صحابہ کرام خاص کر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق
حضرت عثمان غنی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر
نکتہ چینی کرکے ان کی توہین کی ہے۔ اور رافضیوں کو خوش کرنے کے
لئے صحابی رسول کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات
پر ایسے الزامات لگائے ہیں کہ مسلمان تو مسلمان کافر بھی شرما جائے
اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کو زبان دراز قرار دیا ہے۔

اور محدثین کرام، مجتہدین اعلام، فقہائے عظام، مجددین
ذوی الاحترام اور ائمہ اسلام خصوصاً امام غزالی، حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر نکتہ چینی کرکے
ان کی بے ادبی کی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کے بارے میں
لکھا کہ وہ نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے ہے ——— جس
کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص نجات چاہے وہ کوئی اور کتاب تلاش
کرے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

نوٹ:۔ ابو الاعلیٰ مودودی کی ان ساری گستاخیوں اور بے ادبیوں

کی تفصیل کتابوں کے نام اور ان کی جلد و صفحے کے حوالوں کے ساتھ جاننے
کے لئے کتاب "جماعت اسلامی" تصنیف حضرت علامہ ارشد القادری
قبلہ اور کتاب "دو بھائی مودودی اور خمینی"، کا مطالعہ کریں۔

اللہ اور ملائکہ کی لعنت

چکڑالویت، قادیانیت، رافضیت، وہابیت دیوبندیت اور
غیر مقلدیت وغیرہ اہلسنت وجما [redacted]
زمانے کے زبردست فتنے ہیں۔ ہر پڑھے لکھے لوگوں پر عموماً اور عالموں
و پیروں پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ عوام اہلسنت کو ان فتنوں سے آگاہ
کریں۔ اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات
کے مطابق ان کے یہاں اٹھنے بیٹھنے سے روکیں اور ان کے یہاں
شادی بیاہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں
گے اور کسی مصلحت سے خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ، اس کے
ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے اور ان کا کوئی
فرض و نفل قبول نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں رحمت عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْقَالَ الْبِدَعُ وَلَمْ يُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بدمذہبی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اور

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا.
(صواعق محرقہ ص، الملفوظ ج ۴ ص)

اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے، تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اس کی نفل۔

حضور کے راستہ پر نہیں

جو لوگ کہ مسلمانوں کو فتنوں میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ وہ بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کر کے گمراہ و مرتد ہو رہے ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے گستاخ بن رہے ہیں مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں مقبولیت حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی مفاد کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں اور ایسی زبردست برائی کہ جس سے لوگ کفر و ارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں منع نہیں کرتے وہ یقیناً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ پر نہیں ہیں جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے کہ خود نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ

جو مسلمان ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ

كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

کرے، اچھی بات کا حکم نہ دے اور بری بات سے نہ روکے وہ ہمارے راستہ پر نہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۳)

اور ایسے لوگ نائب رسول نہیں صرف نام کے عالم ہیں۔ اس لئے کہ رسول لوگوں کو گمراہی و بدمذہبی سے بچانے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے۔ لہٰذا جو عالم ان کے نقش قدم پر چلے اور ان کا راستہ اختیار کرے وہی نائب رسول ہے ورنہ دنیا کمانے کے لئے وہ صرف نام کا عالم ہے۔

سب سے کمزور ایمان والا

اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا مسلمانوں پر واجب ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

امر معروف و نہی منکر واجب است باجماع امت۔
(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۶۳)

اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

لہٰذا اگر کوئی ہاتھ اور زبان سے برائی نہ روک سکے اور صرف دل سے برا جانے تو وہ سب سے کمزور ایمان والا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَأٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶)	جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے۔ اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

برائی نہ روکنے پر عذاب

بہت سے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر لوگ برا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ ہم سے کیا غرض؟ اور یہ سوچ کر وہ خاموش رہتے ہیں کچھ نہیں بولتے۔ بلکہ بعض لوگ تو برائی روکنے والے کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ سے کیا مطلب؟ حالانکہ اس برائی سے روکنا سب لوگوں پر لازم ہے۔ اگر قدرت کے باوجود نہیں روکیں گے تو سب پر عذاب نازل ہوگا۔ جیسا کہ ابن عدی کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف

روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ.	اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو بعض لوگوں کے عمل کے سبب عذاب نہیں دیتا مگر جب کہ وہ اپنے درمیان برے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے نہ روکیں۔ اگر انھوں نے ایسا کیا تو خدائے تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب دے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۳۶)

یعنی اگر کچھ لوگ کوئی گناہ کریں تو اس کے سبب خدائے تعالیٰ دوسروں پر عذاب نہیں فرماتا لیکن برائی دیکھ کر چپ رہنا اور اسے نہ مٹانا ایسا گناہ ہے کہ اس کے سبب برائی کرنے والے اور چپ رہنے والے دونوں پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ برائی کرنے والے پر برائی کے سبب اور چپ رہنے والوں پر چپ رہنے کے سبب۔

اور ترمذی شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ	قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور

وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔

اچھی باتوں کا حکم کرتا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا۔ ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعا کروگے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی عذابہا و بلاہائے دیگر بدعا احتمال دفع دارند۔ اما عذابے کہ بر ترک امر معروف و نہی منکر نازل می گردد احتمال رفع ندارد و دعا دراں مستجاب نبود۔

یعنی دوسرے عذاب اور مصیبتیں دعا سے دور ہوسکتی ہیں لیکن اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا چھوڑ دینے کے سبب جو عذاب نازل ہوگا وہ دور نہیں ہوگا اور دعا اس کے بارے میں قبول نہ ہوگی۔

(اشعۃ اللمعات ج۴ ص۱۵۱)

اور ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا

لوگ جب کوئی برا کام دیکھیں اور

مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔

اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶)

اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا

کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں تو خدائے تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں۔

ازیں جا معلوم می شود کہ بر ترک دادن امر معروف و نہی منکر عذاب در دنیا ہم برسد

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اچھی بات کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کو چھوڑ دینے کے سبب

وعذاب آخرت باقی ست بخلاف گناہان دیگر کہ عقاب برآں در دنیا لازم نیست۔	دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی۔ بخلاف دوسرے گناہوں کے کہ دنیا میں ان پر عذاب لازم نہیں (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۱۱)

بیہقی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَہْلِہَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْہِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْہَا عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ فَاِنَّ وَجْہَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۹)	خدائے تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے۔ تو خدائے تعالیٰ نے فرمایا میں پھر حکم دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو اس لئے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کے لئے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایں گناہ عظیم ست و لہٰذا تقدیم کرد عَلَیْہِ را بر عَلَیْہِمْ ـــــ یعنی گناہوں کو دیکھ کر خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چہرہ کا رنگ نہ بدلنا بہت بڑا گناہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عَلَیْہِ کو عَلَیْہِمْ پر مقدم کیا۔ یعنی اس نیک بندے پر عذاب دینے کا حکم پہلے فرمایا اور گناہ کرنے والوں پر عذاب دینے کا حکم بعد میں۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۰۳)

اور کسی کے چپ رہنے پر جبکہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ فلاں تو اتنے بڑے عالم اور بزرگ ہیں مگر وہ کسی کو نہیں منع کرتے۔ ایک آپ ہی ہیں روکنے اور منع کرنے والے۔ کیا وہ عالم نہیں ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہوتی تو وہ بھی ضرور منع کرتے ـــــ اس صورت میں خاموش رہنے والے اور برائی کو دیکھ کر نہ روکنے والے پیر و مولوی اور زیادہ عذاب کے مستحق ہوں گے۔

طرح طرح کے فریب

آجکل اہلسنت وجماعت کے یہاں جلسے اور کانفرنسیں بہت ہوتی ہیں جن میں اکثر تقریریں صرف ڈرامائی اور رسمی ہوتی ہیں۔ ایمان

کے ڈاکو جس راستہ سے سنیوں کے گھروں میں گھس کر ان کے ایمان
پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور سنیت کو بہت زبردست نقصان پہنچا
رہے ہیں اس راستہ کو بند نہیں کرتے۔ یعنی بدمذہبوں کے ساتھ
اٹھنے بیٹھنے سے نہیں روکتے اور نہ ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے
منع کرتے ہیں بلکہ بعض مولوی اور پیر خود ہی ان کے یہاں رشتہ کر لیتے
ہیں جسے سنی عوام سند بنا کر بدمذہبوں کے یہاں شادی بیاہ کرتے
ہیں اور تھوڑے دنوں میں گھر کے گھر گمراہ و بدمذہب ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں اگر کہیں کوئی عالم دین اس برائی کے خلاف
کچھ بولتا یا لکھتا ہے تو نصیحت قبول کرنے کی بجائے اس سے دشمنی
کرتے ہیں اور طرح طرح کے فریب سے اس کی حق باتوں کا اثر
زائل کر دیتے ہیں۔ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ نہ خود عمل کرتے ہیں اور نہ
دوسروں کو عمل کرنے دیتے ہیں۔

کہیں کوئی اس کی حق گوئی کو عیب جوئی قرار دیتا ہے اور اُلٹے
اسی کو گنہگار ٹھہراتا ہے۔ جبکہ پوشیدہ عیبوں کو تلاش کرنا عیب
جوئی ہے اور جو برائی علانیہ کی جاتی ہو اس کے خلاف بولنا حق گوئی
ہے عیب جوئی نہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غیبت ہے حالانکہ جو برائی کوئی کھلم کھلا
کرتا ہے اس کا لوگوں میں ذکر کرنا غیبت نہیں۔ فقیہ اعظم ہند حضرت
صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی
کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی
اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی
دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت ہے۔
حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرہ سے
ہٹا دیا اس کی غیبت نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۶ بیان غیبت
بحوالہ رد المحتار)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عرس میں عورتوں کو آنے سے
کیوں نہیں روک پاتے۔ یعنی جب وہ عالم دین عرس میں عورتوں کو
آنے سے روکنے پر کامیاب ہو جائے گا تب وہ بدمذہبوں اور مرتدوں
سے رشتہ نہیں کریں گے ورنہ ان کے یہاں وہ برابر شادی بیاہ
کرتے رہیں گے۔

بریں دین و دانش بباید گریست

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عالم بڑے حق گو ہیں تو اگر عورتوں
کو مزار سے ہٹا لیں۔ اے کاش! ایسے لوگ حق گوئی کا معنی جانتے۔
اور اگر جانتے ہیں تو جاہل نہ بنتے کہ حق گوئی کا معنی ہے حق بات کہہ دینا
اس کے معنی مزار سے عورت ہٹانا نہیں ہے۔

اور بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جب اس میں خود فُلاں فُلاں برائی پائی جاتی ہے تو وہ دوسروں کو برائیوں سے روکنے کا حق نہیں رکھتا —— ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس پر دو چیزیں واجب ہیں۔ خود برائیوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کی تاکید کرنا۔ تو ایک واجب کے چھوٹنے سے دوسرے واجب کا چھوڑنا جائز نہیں۔ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در وجوب امر معروف شرط نیست کہ آمر خود نیز فاعل باشد۔ وبے آں نیز درست ست زیرا کہ امر کردن نفس خود را واجب ست۔ و امر کردن غیر واجبے دیگر۔ اگر یک واجب فوت شود ترک واجب دیگر جائز نباشد۔ و آنکہ واقع شدہ کہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ بر تقدیر تسلیم کہ ورود آں در امر معروف و نہی منکر باشد مراد زجر

امر بالمعروف کے واجب ہونے میں خود آمر کا بھی عامل ہونا شرط نہیں بلکہ بغیر عمل بھی امر بالمعروف جائز ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور دوسرے کو امر بالمعروف کرنا دوسرا واجب ہے۔ اگر ایک واجب چھوٹ جائے تو دوسرے واجب کا چھوڑنا ہرگز جائز نہ ہوگا۔

اور وہ جو قرآن مجید پارہ ۲۹ میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ آیا ہے۔ اگر اسے امر بالمعروف اور نہی

و منع از نا کردن ست نہ از گفتن۔
(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۳)

عن المنکر کے بارے میں تسلیم بھی کر لیا جائے تو عمل نہ کرنے پر زجر و توبیخ مراد ہے نہ کہنے پر۔

اور پھر تحریر فرماتے ہیں

دیگراں را امر و نہی کردن و خود بداں عمل ننمودن موجب عذاب ست۔ و ایں بجہت عمل ننمودن ست نہ بجہت امر و نہی کردن کہ اگر ایں را ہم نہ کند مستحق تر می گردد آنرا بترک دو واجب۔

دوسروں کو امر و نہی کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا موجب عذاب ہے لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر و نہی کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر امر و نہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۵)

پھر کوئی معقول آدمی یہ بات ہرگز نہیں کہے گا کہ میں حق بات اس لئے نہیں قبول کروں گا کہ اس کا پیش کرنے والا خود اس پر نہیں چل رہا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی لوگوں سے حفظان صحت کے اصول بیان کرے اور سننے والے دیکھیں کہ یہ شخص خود حفظان صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت برباد کر رہا ہے۔ تو وہ لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم خود چونکہ ان

اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت خراب کر رہے ہو۔ اس لئے ہم حفظانِ صحت کے یہ اصول قبول نہ کریں گے۔ البتہ جسے عقل سے کوئی حصہ نہ ملا ہو وہ ایسی بات کرسکتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

گفتِ عالم بگوش جاں بشنو | ور نماند بگفتنش کردار
باطل ست آنکہ مدعی گوید | خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش | ور نبشت ست پند بر دیوار

دُعا ہے کہ خدائے عزوجل سارے مسلمانوں کو اپنے محبوب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام و بزرگانِ دین کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبك سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

تمت

بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۱۲ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء

نمازِ قضائے عمری

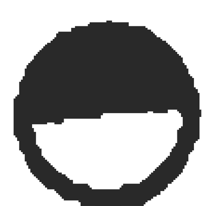
ازافادات: امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عرض: بعض حاضرین نے عرض کیا کہ حضور دنیوی کدورات نے ایسا گھیرا ہے کہ روزانہ ارادہ کرتا ہوں کہ آج قضا نمازیں ادا کرنا شروع کروں گا مگر نہیں ہوتا کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فجر کی ادا کروں پھر ظہر کی اور اوقات کی تو کوئی حرج ہے مجھے یہ بھی یاد نہیں کتنی نمازیں قضا ہوئیں ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔

ارشاد: قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں نہ معلوم کس وقت موت آجائے کیا مشکل ہے کہ ایک دن کی بیس ۲۰ رکعت ہوتی ہیں (یعنی فجر کے فرضوں کی دو رکعت اور ظہر کی چار اور عصر کی چار اور مغرب کی تین اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وتر) ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و زوال کے (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کرسکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب اور پھر عشاء کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے، اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائے زیادہ ہوجائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرے کاہلی نہ کرے جب تک فرض ذمہ باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی ہے ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلے ہے۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کرے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لئے صورت تخفیف اور ادا ہونے کی یہ ہے کہ

خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سبحان اللہ کہے اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا۔ نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک بار سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لینا کافی ہے۔ تشہد کے بعد دونوں درود شریف کے بجائے اللھم صلے علی سیدنا محمد و آلہ وتروں میں بجائے دعائے قنوت ربی اغفرلی کہنا کافی ہے۔ طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے اس سے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے۔ ہر ایسا شخص جس کے ذمے نمازیں باقی ہوں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں اس سلسلے میں ارشاد فرمایا اگر کسی شخص کے ذمے تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں۔ اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گذارا نہیں۔ کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کل نمازیں ادا کر کے آرام لوں گا اور فرض کیجئے اس حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا۔

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گا۔ یہاں مطلق فرمایا۔ گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آلیا تو پورا کام اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا وہاں نیت دیکھتے ہیں سارا دارومدار حسن نیت پر ہے۔



اپیل

- فرائض وواجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی نفلی عبادت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- خوش اخلاقی، حسن معاملات اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کیلئے اعلیٰ حضرت کا بہترین ترجمہ کنز الایمان از امام احمد رضا خاں بریلوی کا مطالعہ کیجئے۔
- دین متین کی صحیح شناسائی کیلئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر اور محلے میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ہر شہر میں کتابی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰